شبیر حسن لیکچرر کمرشل انسٹی ٹیوٹ سوہاوہ جہلم

امام التفسیر علامہ القرطبیؒ المالکی اور اُن کی تفسیر

تاریخ اسلام میں بے شمار ایسے علماء گذرے ہیں جنہوں نے مختلف میدانوں میں دین کی بے بہا علمی و عملی خدمات انجام دیں۔ مگر آج ہم ان کی زندگی اور خدمات سے ناواقف ہیں۔

امام القرطبی اسی قسم کے علماء میں سے ایک ہیں۔ ان کی نجی زندگی، زمانۂ طالب علمی اور ان کے تلامذہ تک بہت کم معلومات ہم تک پہنچی ہیں۔ ذیل میں ان کی زندگی کے متعلق ایک مختصر مضمون تحریر کیا گیا ہے

نام و نسب:۔ ان کا پورا نام ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح انصاری خزرجی، اُندلسی قرطبی تھا۔[1]

ان کی تاریخ و سن پیدائش کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا تاہم قیاس کیا جاسکتا ہے کہ آپ چھٹی صدی ہجری کے آخری برسوں میں پیدا ہوئے۔

بچپن کے حالات | ان کے بچپن کے حالات معلوم نہیں ہوسکے۔ صرف یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان کے والد زراعت پیشہ تھے۔ اس دور میں قرطبہ کے کئی دوسرے مسلمانوں کے ساتھ ۶۲۷ھ کو عیسائیوں کی طرف سے ہونے والے ایک بلوے میں شہید ہوگئے۔[2]

اس سے اس دور کی معاشرتی بے چینی اور بدامنی کی طرف اشارہ بھی ملتا ہے۔ کیونکہ یہ اس دور کا واقعہ ہے جب قرطبہ کا امیر محمد[3] بن یوسف بن ہود (وفات ۶۳۵ھ) خاندان موحدین (۵۱۵ھ تا ۶۶۸ھ[4]) کی اطاعت سے آزادی کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔

سفر | ۶۳۳ھ کے قریب آپ نے قرطبہ چھوڑ دیا۔ مختلف شہروں سے پھرتے پھراتے سکندریہ تشریف لائے یہاں پہنچنے کی درست تاریخ معلوم نہیں ہوسکی۔ البتہ یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ آپ ۶۴۸ھ سے قبل سکندریہ

۱؎ طبقات المفسرین (سیوطی) ۲؎ القرطبی و منہجہ فی التفسیر (زلط) ۳؎ القرطبی و منہجہ فی التفسیر (زلط)
۴؎ دائرہ معارف اسلامی (پنجاب) ۵؎ القرطبی و منہجہ فی التفسیر (زلط)

میں موجود تھے۔ کیونکہ شیخ ابو محمد عبدالوہاب بن رواج کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا جن کی تاریخ وفات ۱۸ ذیقعد ۶۴۸ھ ہے۔ اسی طرح شیخ ابن جمنیری شافعی کی شاگردی بھی کی۔ جن کی وفات ۶۴۹ھ کو ہوئی۔

کچھ عرصہ بعد آپ مصر اور صعید میں بھی رہے۔ اس کے بعد منیہ بنی خصیب میں تشریف لائے اور یہیں کے ہو رہے۔

شیوخ | انہوں نے مندرجہ ذیل علماء سے اکتساب علم کیا۔

۱۔ شیخ ابو العباس احمد بن عمر القرطبی (جو آپ ہی کی طرح قرطبہ چھوڑ کر سکندریہ میں ٹھہرے ہوئے تھے) ان سے المفہم فی شرح صحیح مسلم کا کچھ حصہ سنا۔ تفسیر میں شیخ ابو العباس سے اقوال نقل کرتے ہیں۔

۲۔ ابو محمد عبدالوہاب بن رواج۔ ان کے نام کے حوالے بھی تفسیر میں ملتے ہیں (وفات ۶۴۸ھ)

۳۔ ابن جمنیری شافعی (۶۴۹ھ) شیخ مقری کا کہنا ہے کہ اندلس کے خواص فقہا صرف مالکی مذہب پر بس نہ کرتے تھے بلکہ تمام مذاہب کا مطالعہ کرتے تھے۔

۴۔ ابو جعفر احمد المعروف ابی الحجہ۔

۵۔ ربیع بن عبدالرحمٰن بن احمد بن ربیع۔

۶۔ ابو القاسم خلف بن بشکوال۔

۷۔ ابن مضاء احمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن مضاء۔

۸۔ ابو محمد بن حوط اللہ عبداللہ بن سلیمان بن عمر حوط اللہ انصاری۔

جن شیوخ سے آپ نے احادیث روایت کیں۔

۱۔ ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن حفص یحصبی۔

۲۔ ابو الحسن علی الحسن بن محمد بن محمد البکری[۵]

۱ **التذکرہ**:- یہ کتاب چھپی ہوئی اور عام ہے۔ اس میں شیخ نے موت، مُردوں کے احوال اور جنت و دوزخ کا تذکرہ کیا ہے انہوں نے اس کتاب میں ائمہ امت اور ثقہ روایات کو جمع کر دیا ہے۔ ہر باب کے آخر میں ایک یا کئی فصلوں میں حسب ضرورت اور مفید اضافہ کیا ہے۔

اس کتاب کو امام شعرانی نے مختصر کیا جو چھپ کر عام ہو چکی ہے بعض علماء نے امام شعرانی کی طرف اس کتاب کی نسبت کو مشکوک ٹھہرایا ہے۔

---

[۵] دیباج المذہب ابن فرحون

حاجی خلیفہ کا خیال ہے کہ دوسرے بعض علماء تذکرہ کو کسی گمنام عالم کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ جسے قرطبی نے مختصر کیا تھا۔ چنانچہ وہ اس کتاب کا ذکر کرتے ہوئے امام شعرانی کو نظر انداز کر جاتا ہے[1]۔ جس سے شک یقین کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔

۲۔ "التذکار فی افضل الاذکار" - یہ کتاب بھی عام ہے (طبع الخانجی) سے چھپی ہے۔ شیخ قرطبی اس کے مقدمے میں لکھتے ہیں۔ "قرآن کی تلاوت بہترین اعمال بہترین سرمایہ اور اہم چیز ہے۔ یہ بہترین ذکر اور محکم اقوال میں سے ہے۔ میں نے اس سبب سے یہ کتاب تصنیف کی۔

وہ کتاب میں ایک جگہ وضاحت کرتا ہے کہ میں نے ارادہ کیا کہ کوئی ایسی کتاب لکھوں جو قرآن کی فضیلت اس کے پڑھنے سننے اور عمل کرنے والے، احترام کرنے والے، اس کی تلاوت کرنے والے اور اس پر رو پڑنے والے کی فضیلت بیان کروں۔ نیز ریاکاری اور تکبر کی مذمت کروں یا قرآن کے متعلق دوسری چیزیں ہوں ان کا ذکر کروں۔

شیخ وضاحت کرتے ہیں۔ کہ پہلے ان کا مقصد الاربعین من احادیث النبوی کی تخریج تھا۔ لیکن جب یہ دیکھا کہ بہت سے علماء اس معاملے میں ان سے سبقت کر چکے ہیں تو انہوں نے یہ کتاب تالیف کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

۳۔ "الاسنیٰ فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ"۔ حاجی خلیفہ نے اس کتاب کی نسبت امام قرطبی کی طرف کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ شیخ نے ابتداء میں اکتالیس فصلوں میں اسماء اللہ کے احکام بیان کئے ہیں۔ اور چار حصوں میں اسماء اللہ کی شرح بیان کی ہے۔

۴۔ "شرح التقصی"۔ کارل براکلمان کا کہنا ہے کہ قرطبی نے ابن عبدالبر کی کتاب التمہید کو مختصر کیا تھا۔ ممکن ہے کہ اسی کی دوسری کتاب "کتاب التقصی" کو بھی مختصر کیا ہو اور اس کا نام "شرح التقصی" رکھ دیا ہو کیونکہ اس کا کہنا ہے کہ اس کتاب کے دو مخطوطہ نسخے مکتبہ کوبرلی (ترکی) میں سیریل نمبر ۹۷، ۲۱۴ کے تحت موجود ہیں۔

۵۔ "رسالہ فی القاب الحدیث"۔ براکلمان وضاحت کرتا ہے کہ الجزائر لائبریری میں سیریل نمبر ۷، ۳ کے تحت یہ کتاب موجود ہے۔

۶۔ "الاقضیہ"، مکتبہ آصفیہ کی فہرست جلد اوّل صفحہ ۵۸۶ پر اس کتاب کا ذکر موجود ہے یہ لائبریری حیدر آباد دکن (انڈیا) میں واقع ہے۔

۷۔ "المصباح فی الجمع بین الافعال والصحاح"، یہ ایک لغوی کتاب ہے جس میں شیخ نے ابوالقاسم علی بن جعفر بن

---

[1] کشف الظنون

القطاع (وفات ۵۱۵ھ) کی الافعال اور جوہری کی الصحاح کو مختصر کیا ہے۔ یہ کتاب بریل بلیدن لائبریری ہو لندا میں سیریل نمبر ۳۹ کے تحت درج ہے۔

امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں بعض ایسی کتب کے حوالے دئیے ہیں جن کے بارے میں ہماری معلومات مکمل نہیں، انہوں نے ان کا حوالہ دیتے ہوئے انہیں اپنی طرف منسوب کیا ہے۔

۸۔ " المقتبس فی شرح الموطا مالک بن انس" شیخ نے اپنی تفسیر میں آیت ۲۰۳ بقرہ پر اس کا حوالہ ان الفاظ کے ساتھ دیا ہے:۔

قلت هو مسند من حديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبی ﷺ خرجه دار قطنی وغيره وقد ذكرناه فی المقتبس فی شرح مالك بن انس رض الخ

ان الفاظ سے ہم بخوبی یہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس نام کی کوئی کتاب شیخ نے تالیف کی ہو گی۔

۹۔ منهج العباد ومحجة السالكين والزهاد شیخ نے اپنی تفسیر میں جلد ۵ صفحہ ۲۱۶ پر اس کتاب کا اس طرح ذکر کیا ہے۔

وقد ذكرناه فی غير هذا الموضع من كتاب منهج العباد ومحجة السالكين والزهاد۔

۱۰۔ اللمع اللؤلؤية فی شرح العشرينات النبوية۔ شیخ نے اپنی تفسیر میں جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۸ پر اس طرح ذکر کیا ہے:۔

والاخبار فی هذا المعنی كثيرة وقد اتينا على جملة فی اللمع اللؤلؤية فی شرح العشرينات النبوية للفارادی۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم جن کا نام فارادی ہے ان کی کتاب العشرینات النبویہ کی شرح شیخ نے کی ہو گی

امام قرطبی بطور مفسر قرآن | تفسیر قرطبی عالم اسلام کی درجہ اول کی تفاسیر میں سے ہے کہنے کو تو یہ احکام کی تفسیر ہے مگر اس میں اختلاف قرأت ناسخ و منسوخ اور تفسیری واقعات بھی کثرت سے ملتے ہیں۔ اس تفسیر کے شہرۂ عام اور مفید ہونے کی یہی دلیل کافی ہے۔ کہ آخر ساتویں صدی ہجری سے لے کر آج تک یہ تفسیر علماء میں قدر اور وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ ہم اس کا ایک طائرانہ نظر سے مطالعہ کرتے ہیں۔

تفسیر قرطبی کا علمی مقام | مورخین اور علماء نے تفسیر قرطبی کی تعریف کی ہے اور اس کی علمی برتری کا اعتراف کیا ہے۔ حافظ ذہبی کہتے ہیں [1]

---

[1] تذکرۃ الحفاظ شمس الدین الذہبی۔

کہ تشنگان علم اس تفسیر (قرطبی) کی طرف رخت سفر باندھتے ہیں۔

* ابن فرحون کہتے ہیں کہ "قرطبی نے اپنی تفسیر میں ایک بہت بڑی کتاب جمع کر دی ہے وہ جلیل القدر تفاسیر میں سے ہے اور فائدے کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر ہے"[1]
* داؤدی نے بھی اسی طرح کہا ہے۔
* ابن عماد کہتے ہیں "تفسیر قرطبی سلف کے تمام مذاہب کے بارے میں آگاہ کرتی ہے"[2]
* ابن خلدون نے کہا، "مشرقی دنیا میں تفسیر قرطبی کو شہرت دوام حاصل ہے"[3]
* حافظ عماد الدین ابن کثیر بھی تفسیر قرطبی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ وہ ان کی روایات کو معتمد اخذ کرتے تھے چنانچہ فاتحہ کی فضیلت میں دو طرفہ دلائل دیتے ہوئے ابن کثیر نے امام قرطبی کا بھی ذکر کیا ہے[4]

احادیث و آثار کی نقد و جرح | شیخ قرطبی اندھا دھند روایات نقل نہیں کرتے بلکہ ان کی جرح بھی کر جاتے ہیں جو اس کی تفسیری قیمت کو مزید بڑھا دیتی ہے فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ کے تحت بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اندھیری رات میں صحابہ کرامؓ نے اپنے اپنے اجتہاد کے مطابق مختلف جہات کی جانب منہ کر کے نماز ادا کی۔ پھر نبی اکرمؐ کے پاس حاضر ہو کر صورت حال کا ذکر کیا۔ آپ نے اس آیت کے حوالے سے تمام حضرات کی نمازوں کو درست قرار دیا۔ آگے لکھتے ہیں:۔

قال ابو عیسیٰ اسناده ليس كذالك . لا نعرفه من غير طريق اشعث وكان اشعث بن سعيد كان ضعيف الحديث ۔

تفسیر قرطبی اور اسرائیلیات | دیگر قدیم تفاسیر کی طرح قرطبی بھی اسرائیلیات سے مبرا نہیں ہے البتہ بعض اوقات شیخ ایسی روایات جو بے سروپا ہوں کو درج کر کے ان کی عقلی و نقلی تردید کر دیتا ہے جیسا کہ انہوں نے وما انزل على الملكين ببابل هاروت وماروت کے تحت واقعہ نقل کر کے کیا ہے چنانچہ وہ آخر میں لکھتے ہیں

وقلنا هذا كله ضعيف ونسبته عن ابن عمر وغيره فانه قول تدفعه الاصول في الملائكة الذين هم امناء الله على وحيه وسفراءه الى رسله ، لا يعصون الله ما امرهم ويفعلون ما يؤمرون ، بل عباد مكرمون لا يسبقونه بالقول وهم بامره يعملون ، وغير ذالك

تعجب کی بات ہے کہ قرطبی جیسا مفسر بھی ان تمام اخبار و خرافات کو نقل کر دیتا ہے جب کہ اسے ان کے فساد

---

[1] دیباج المذهب لابن فرحون [2] شذرات الذهب لابن العماد الحنبلی [3] المقدمه فصل علوم القرآن لابن خلدون [4] تفسير القرآن العظيم لابن كثير

اور بطلان کا بخوبی علم ہے۔ بہرحال اس سے دور رہنے میں ہی بھلائی ہے کیونکہ موجودہ دور میں مستشرقین نے انہیں روایات کا سہارا لے کر دین اسلام کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا ہے۔

تفسیر قرطبی اور احکام شیخ موصوف نے احکام کے بارے میں وسعت ظرفی کا مظاہرہ کیا ہے۔

بعض اوقات وہ اپنے مذہب (مالکی) کے حق میں دلائل دے کر اسے ثابت کر دیتا ہے۔ لیکن بعض مواقع پر دوسری احادیث پر اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ اور اپنے مسلک کی پرواہ نہیں کرتا چنانچہ ویقیمون الصلوٰۃ کے تحت چودھواں مسئلہ بیان کرتا ہے کہ تکبیر تحریمہ جمہور کے نزدیک مسنون ہے لیکن ابن قاسم مالکی اسے واجب قرار دیتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جس شخص کی تین یا اس سے زائد تکبیریں عمداً یا سہواً ضائع ہو جائیں وہ سجدہ سہو کرے ورنہ اس کی نماز باطل ہو جائے گی جب کہ عبیداللہ بن حکم وغیرہ کا کہنا ہے کہ اس پر کچھ واجب نہ ہوگا۔ شیخ موصوف نے مؤخر الذکر رائے کو ترجیح دی ہے۔ اور وضاحت کر دی کہ اس نے جمہور کی رائے سے اتفاق کیا ہے۔ کچھ احادیث اس مسلک کی تائید میں بیان کر دیں اور کہا۔

قلت هذا هو الصحيح وهو الذى عليه جماعة فقهاء الامصار من الشافعيين والكوفيين وجماعة اهل الحديث والمالكين غير من ذهب مذهب ابن القاسم!

قرطبی کا عدم تعصب قرطبی مالکی المذہب ہے لیکن وہ اس بارے میں متعصب نہیں۔ دلائل جمع کرنے کے بعد اگر وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے دلائل وقیع نہیں تو دوسرے مذہب کو ترجیح دیتا ہے۔ اور مالکی مذہب سے آزاد ہو جاتا ہے اور اس بات کی وضاحت بھی کر دیتا ہے۔ چنانچہ

اُحل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم کے تحت بارہواں مسئلہ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مالک شافعی اور اصحاب الرائے کا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص بھول کر کھالے یا یہ سمجھ کر کہ اس نے روزہ افطار کر لیا ہے مجامعت کرلے تو اس پر قضا ہے اور کفارہ نہیں۔ ابن منذر نے بھی یہی کہا ہے۔ اور ایک مذہب یہ ہے کہ قضا اور کفارہ دونوں ہوں گے۔ ابو عمر نے کہا کہ مالک کا اصلی مذہب یہ ہے کہ کفارہ لازم نہ آئے گا۔ کیونکہ جس نے بھی بھول کر کھالیا وہ مضطرب ہے۔ مالک کے علاوہ دوسروں کے ہاں یہ ہے کہ وہ مضطر نہیں ہے۔ قرطبی آخری مذہب اختیار کرتا ہے۔ کہ جو شخص بھول کر کھالے تو اس کے ذمے نہ کفارہ ہوگا نہ قضا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

قلت وهو الصحيح وبه قال جمهور من اكل اوشرب ناسيًا فلا قضاء عليه وان صومه تام لحديث ابى هريرة الخ

باطنی تفسیر کے بارے میں امام قرطبی کی رائے رمز اور اشارے سے بات کرنے، اور اس طرح قرآن کی تفسیر کرنے کے بارے میں علماء نے دو اصول مقرر کئے ہیں:۔

۱۔ ایسی تفسیر عربی لغت اور عام بول چال کے خلاف نہ ہو۔

۲۔ شریعت اسلامیہ کے خلاف نہ ہو اور دلیل کے بغیر کوئی دعویٰ قبول نہ کیا جائے۔

قرطبی اس طرز تفسیر کو قبول نہیں کرتا۔ چنانچہ یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس الخ کے تحت قرطبی قاضی ابوبکر ابن عربی کے حوالے سے لکھتا ہے (اس نے اس سے مراد قرآن لیا ہے) وہ (تعبیر) بعید ہے۔ کیونکہ اول تو وہ روایت ہے اور ٹھیک بھی ہو تو عقلاً درست نہیں ہے۔ کیونکہ سیاق کلام یہ ثابت نہیں کرتا۔ پھر لکھتے ہیں کہ کہا گیا کہ اس سے مراد اہلبیت اور بنو ہاشم ہیں وہ نحل ہیں اور شراب سے مراد قرآن اور حکمت ہیں۔

آگے بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے منصور (عباسی) کی محفل میں اسی بات کا ذکر کیا تھا اس نے حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا۔

جعل اللہ طعامك وشرابك مما يخرج من بطون بني هاشم فأضحك الحاضرون وبهت الاخر وظهرت سخافة قوله

عقیدہ قرطبی بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ اہل مغرب اور اندلس والوں کا عقیدہ عام طور پر اسلامی سُنی سلفی تھا حتیٰ کہ محمد ابن تومرت (۴۷۰ تا ۵۲۵ ھ) جو دولت موحدین (۵۱۵ تا ۶۶۸ ھ) کا بانی تھا برسر اقتدار آیا۔ وہ مشرق سے شیخ ابوالحسن اشعری کے مسلک کے شیوخ کو اپنے ساتھ لے گیا جس وجہ سے علماء میں عقیدہ اشاعرہ کا چرچا ہونے لگا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اندلس کے علماء دور موحدین سے قبل بھی علماء اشاعرہ موجود تھے۔ چنانچہ ابن ابی زید القیروانی جو ۳۸۶ھ میں فوت ہوئے وہ بھی اشعری تھے۔ اور معتزلہ سے دفاع کرتے تھے معتزلہ کے رد میں ان کا ایک رسالہ بھی موجود ہے۔

اسی طرح شیخ قرطبی فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام کے تحت معتزلہ عقائد کا رد کرتے ہیں اور اہلسنت کے مذہب کی مدافعت کرتے ہیں۔

ذاتی اوصاف الغرض شیخ قرطبی جامع التصانیف شخصیت تھے۔ آپ انتہائی سادہ اور بے تکلف زندگی بسر کرتے تھے مختصر لباس پہنتے تھے[۵] اتقا اور پرہیزگاری انکا وصف تھا۔ اس کے برعکس آپ اپنے فن میں کمال اور علم میں تبحر کے حامل تھے[۶] انکی تصانیف، کثرت مطالعہ، معلومات، امامت و فضیلت گواہ ہیں۔ **وفات** - آپ منیہ بنی خصیب میں رہتے تھے وہیں ۹ شوال ۶۷۱ ھ کو وفات پائی اور وہیں دفن کئے گئے حال ہی میں دریائے نیل کے مشرقی کنارے پر منیا نامی جگہ پر ۱۹۷۱ء میں ایک مسجد مسجد القرطبی کے نام سے تعمیر کی گئی ہے۔ وہیں ان کا مقبرہ بھی تعمیر کیا گیا ہے ان کی نعش کو اس مقام پر از سرنو دفن کیا گیا ہے۔ یہ جگہ زیارت گاہ خاص و عام ہے۔[۷]

[۵] الاعلام زرکلی [۶] دیباج المذہب ابن فرحون [۷] القرطبی ومنہجہ فی التفسیر (ذ نط)

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ
إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ وَاعْتَصِمُوا
بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

O ye who believe! Fear God as He should be feared, and die not except in a state of Islam. And hold fast, all together, by the Rope which God stretches out for you, and be not divided among yourselves.

pti

PREMIER TOBACCO INDUSTRIES LIMITED